سوال

(504) نقد اور ادھار کے ریٹ میں فرق رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گاہک آیا اور اس نے ہم سے ریٹ پوچھا اور طے کر کے ہم سے سودا لیا، ہمیں سودے بازی کرتے وقت یہ پتہ نہیں ہوتا کہ گاہک ادھار سودا لے گا یا نقد وہ کبھی نقد رقم دے جاتا ہے اور کبھی ادھار پر مال لے جاتا ہے، کیا اس طرح سودا کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سودے بازی میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد قیمت ادا کر کے چیزیں خریدی ہیں اور ادھار پر بھی اشیاء صرف لی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا اور اس کی قیمت نقد ادا کر دی۔ [صحیح بخاری، البیوع: ۲۷۱۸]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار رقم کی ادائیگی پر کچھ جو خریدے اور بطور اعتماد اس کے پاس اپنی ذرہ گروی رکھ دی۔ [صحیح بخاری، الاستقراض: ۲۳۸۶]

اس لئے نقد و ادھار خرید و فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 251